ایلیا نام رکھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایلیا نام رکھنا کیسا؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

یہ نام رکھنا جائز ہے، بلکہ یہ ایک اچھا اور بابرکت نام ہے۔ یہ نام حضرت الیاس علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام (جو بنی اسرائیل کے جلیل القدر پیغمبر ہیں) کے نام کا عبرانی تلفظ بھی سمجھا جاتا ہے۔ ایک قول کے مطابق حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا بھی نام ہے۔ بعض کتب کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی نام ہے۔ یہ بیت المقدس کا قدیم نام بھی رہا ہے۔

حدیث پاک میں ہمیں اچھوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ الفردوس بماثور الخطاب میں ہے: "تسموا بخیارکم"

ترجمہ: اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد2، صفحہ58، حدیث2328، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فیروز اللغات میں ہے "ایلیا (عب-مذ) الیاس کا عبرانی تلفظ۔" (فیروز اللغات، ص158، فیروز سنز، لاہور)

عمدۃ القاری میں ہے

"قال مجاهد: اسمه أليسع بن ملكان۔۔۔وقال مقاتل: بليا۔۔۔وقيل: إيليا بن ملكان"

ترجمہ: مجاہد نے فرمایا: حضرت خضر علیہ الصلاۃ والسلام کا نام "الیسع بن ملکان" ہے، مقاتل نے فرمایا: ان کا نام "بلیا" ہے اور کہا گیا ہے کہ ان کا نام "ایلیا بن ملکان" ہے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج15، ص299، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

اردو لغت (تاریخی اصول پر) کی پہلی جلد میں اس لفظ کے تین معانی بیان کئے گئے ہیں: "ایلیا/ایلیاہ: (1) بنی اسرائیل کے ایک نبی کا نام، الیاس (2) حضرت علی کا نام (3) بیت المقدس۔" (اردو لغت تاریخی اصول پر، جلد01، ص1155، اردو لغت بورڈ، کراچی)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4567

تاریخ اجراء: 28 جمادی الاولٰی 1447ھ/20 دسمبر 2025ء